از عدالت عظمیٰ

پٹو لال

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

تاریخ فیصلہ: 27 مارچ، 1996

[جی۔ این۔ رے اور ایس۔ بی۔ مجومدار، جسٹس صاحبان]

تعزیراتی ضابطہ: 1860؛

دفعہ 303 - بیوی کی موت کا سبب بننے والا ملزم - ملزم کا بیٹا ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کر رہا ہے اور ملزم کو خون آلود کپڑوں اور جرم کے ہتھیار کے ساتھ پولیس کے حوالے کر رہا ہے - استغاثہ ملزم کے بیٹے اور تفتیشی افسر سے پوچھ گچھ کر رہا ہے - مقدمے کے دوران بیٹا منحرف ہو گیا - تفتیشی افسر کا ثبوت - بیٹے کی طرف سے ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے اور ملزم کو خون آلود کپڑوں کے ساتھ پیش کرنے اور جس ہتھیار سے ملزم نے قتل عمد کیا تھا اس کی حقیقت تفتیشی افسر کے بیان سے واضح طور پر ثابت ہوئی ہے ـــــ تفتیشی افسر کے ثبوت کو رد کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے - سزا برقرار رکھی گئی۔

فوجداری قانون:

ثبوت کی تصدیق - تصدیق احتیاط کا ایک اصول ہے - وہ گواہی، جو دیگر طور پر قابل قبول ہو، محض تصدیق نہ ہونے کی صورت میں اپنی ثبوتی حیثیت نہیں کھو دیتی - حتیٰ کہ اگر تصدیق موجود نہ ہو، تب بھی شہادت کو اس کے معیار کی بنیاد پر درست تسلیم کیا جا سکتا ہے - یہ بدقسمتی کی بات ہو گی اگر تصدیق پر زیادہ زور دینے کی وجہ سے، کسی جرم کو غیر مصدقہ شواہد کو مناسب اہمیت نہ دے کر سزا دی جائے جب کہ اس طرح کے شواہد بصورت دیگر قابل اعتماد ہوں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: 1985 کی فوجداری اپیل نمبر 165۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیس نمبر 84/96 اور ٹرائل نمبر 27 سال 1984 میں فیروز پور کی خصوصی عدالت کے مورخہ 28.11.84 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے او کے کھللر اور آر سی کوہلی۔

جواب دہندہ کی طرف سے این نٹراجن، اے سی، رنبیر یادو اور آر ایس سوری۔

عدالت کا حکم جی این رے، جسٹس کے ذریعے سنایا گیا۔

یہ اپیل دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں (خصوصی عدالتیں) ایکٹ، 1984 کی دفعہ 14(1) کے تحت دائر کی گئی ہے۔ یہ اپیل مؤرخہ 28 نومبر 1984 کو معزز جج، خصوصی عدالت، فیروزپور کی جانب سے مقدمہ نمبر 27/1984 میں سنائے گئے فیصلے کے خلاف ہے، جو تھانہ ابوہار کے ابتدائی اطلائی رپورٹ نمبر 141/1984 سے متعلق ہے۔ یہ ابتدائی اطلائی رپورٹ دفعہ 302 تعزیراتِ ہند کے تحت درج کی گئی تھی، اور اپیل کنندہ کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔

استغاثہ کا مختصر مقدمہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ کے اپنی بیوی چمیلی دیوی، متوفی کے ساتھ کشیدہ تعلقات تھے، کیونکہ چمیلی دیوی کے کسی کرپال سنگھ کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے، 8 مئی 1984 کو۔ گواہ استغاثہ 1-بشن دیال، اس کا بھائی تیج رام اور بشن دیال کی بیوی، دار وپتی، متوفی اور پٹولال کے درمیان تنازعہ کو حل کرنے کے لیے اپیل کنندہ پٹولال کے گھر گئے۔ متوفی نے طلاق لینے اور کرپال سنگھ سے شادی کرنے کی دھمکی دی۔ 24 اور 25 مئی 1984 کی رات، گواہ استغاثہ نمبر 1، بشن دیال، تیج رام اور دروپتی نے پتولال کے گھر میں رات گزاری 28 مئی 1984 کی صبح تقریباً 6 بجے، بشن دیال الارم کی آواز سن کر جاگے اور دیکھا کہ پتولال، چمیلی دیوی پر ٹوکا سے وار کر رہا ہے، جس کے نتیجے میں چمیلی دیوی موقع پر ہی جاں بحق ہو گئی۔ گواہ استغاثہ بشن دیال نے اپنے والد کو خون آلود کپڑوں اور مذکورہ ٹوکا (نمائش M/G/1) سمیت تھانہ ابوہار لے جا کر صبح تقریباً 7 بجے ابتدائی اطلائی رپورٹ (نمائش P.1) درج کروائی۔ مذکورہ ابتدائی اطلائی رپورٹ کی بنیاد پر تعزیرات ہند کی دفعہ 303 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ گواہ استغاثہ 3 شری ٹھاکر سنگھ، ایڈیشنل اسٹیشن ہاؤس آفیسر نے تفتیش شروع کی جس نے پٹولال کو گرفتار کر لیا اور اس کے سامنے پیش کردہ خون سے رنگا ہوا ٹوکا اور خون سے رنگے کپڑے بھی ضبط کر لیے گئے۔ بعد ازاں، مذکورہ تفتیشی افسر (گواہ استغاثہ نمبر 3) موقع واردات پر پہنچا اور موقع سے خون آلود مٹی کو فردِ ضبطی (نمائش P.7) کے تحت قبضے میں لیا۔ اس کے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

علاوہ مقتولہ کی کمبل اور چادر کو بھی فردِ ضبطی (نمائش P.8) کے ذریعے ضبط کیا گیا۔ چمیلی دیوی کی لاش کا معائنہ لاش ڈاکٹر دلیپ کمار نے 25 مئی 1984 کو تقریباً 3.30 بجے کی تھی۔ ڈاکٹر کی رائے میں، موت چوٹ نمبر 1 کی وجہ سے صدمے اور خون بہنے کی وجہ سے ہوئی تھی جو کہ فطرت کے عام عمل میں موت کا سبب بننے کے لیے کافی تھی۔ استغاثہ نے بشن دیال گواہ استغاثہ 1. ملزم کے بیٹے اور پوسٹ مارٹم کرنے والے ڈاکٹر (گواہ استغاثہ 2 ڈاکٹر دلیپ کمار) سے بھی پوچھ گچھ کی، مذکورہ تفتیشی افسر گواہ استغاثہ 3 اور دیگر باضابطہ گواہ گواہ استغاثہ 1 بشن دیال کو، تاہم، معاندانہ قرار دیا گیا اور فاضل سرکاری وکیل نے ان سے جرح کی۔ گواہ استغاثہ 1 کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے والد اور والدہ ایک ساتھ رہ رہے تھے اور بشن اپنی بیوی اور بھائی تیج رام کے ساتھ ایک دوسرے گھر میں الگ رہ رہے تھے۔ مذکورہ گواہ نے یہ بھی اعتراف کیا کہ پولیس اسٹیشن میں اس نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ کے تحت تھمپ مارک دیا تھا۔ اس نے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس کا بھائی تیج رام بھی اس کے ساتھ پولیس اسٹیشن گیا تھا۔ مذکورہ گواہ کی طرف سے کوئی معقول وجہ نہیں بتائی گئی ہے جس نے مبینہ تفتیشی افسر کو جھوٹے الزامات لگانے پر مذکورہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ کو من گھڑت بنانے کے لیے ترقی دی ہو۔ تفتیشی افسر نے اپنے بیان میں خاص طور پر کہا کہ ملزم کو خود گواہ استغاثہ 1 بشن دیال نے صبح 7 بجے پولیس اسٹیشن میں پیش کیا اور خون آلود کپڑے اور 'ٹوکا' جس سے قتلِ عمد کیا گیا تھا وہ بھی مذکورہ بشن دیال نے پیش کیا۔ یہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ خون آلود کپڑے اور وہ ٹوکا جس سے مبینہ طور پر قتلِ عمد کیا گیا تھا، سائنسی معائنہ کے لیے بھیج دیا گیا تھا اور رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ کپڑوں اور ٹوکے میں انسانی خون موجود تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اس اپیل کی سماعت میں ہمارے سامنے بہت سختی سے دعوی کیا ہے کہ فوری معاملے میں استغاثہ بشن دیال سے پوچھ گچھ کر کے قتلِ عمد کا الزام ثابت کرنا چاہتا تھا جسے چشم دید گواہ بتایا گیا تھا۔ لیکن مذکورہ بشن دیال نے اپنے بیان میں اس بات کی تردید کی ہے کہ اس نے واقعہ دیکھا تھا اور اس نے اس بات کی بھی تردید کی ہے کہ اس نے پولیس اسٹیشن میں ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرائی تھی۔ اس نے خاص طور پر کہا ہے کہ تھانے میں اس سے انگوٹھے کا نشان لیا گیا تھا۔ فاضل وکیل نے پیش کیا ہے کہ اس طرح کے انگوٹھے کے نشان کو ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں استعمال کیا گیا ہے اور اس طرح کے ابتدائی اطلاعی رپورٹ پر کوئی انحصار نہیں کیا جانا چاہیے۔ اپیل کنندہ کے وکیل نے یہ بھی دلیل دی ہے کہ استغاثہ حالات کے شواہد سے قائم ہونے کے لیے قتلِ عمد کا مقدمہ نہیں لے کر آیا ہے۔ اس کے برعکس، استغاثہ کا مثبت معاملہ یہ تھا کہ قتلِ عمد کا معاملہ متوفی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے بیٹے نے دیکھا تھا۔ لیکن استغاثہ بیٹے بشن دیال کے قتلِ عمد کے مذکورہ مقدمے سے انکار کی وجہ سے اس طرح کا مقدمہ قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا ہے کہ محض تفتیشی افسر کے بیان کی بنیاد پر، اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ تصدیق کے ذریعے کسی قابل اعتماد ثبوت کی عدم موجودگی میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے انہوں نے استدعا کی ہے کہ استغاثہ کا مقدمہ یہ کہہ کر ناکام ہونا چاہیے کہ یہ اندھے قتلِ عمد کا معاملہ تھا جو کسی قابل اعتماد اور قابل اعتماد ثبوت سے ثابت نہیں ہوا۔

ریاست کے وکیل، مسٹر رنبیر یادو نے، تاہم، ہمارے سامنے پیش کیا ہے کہ فوری معاملے میں، پولیس نے کسی دوسرے ذریعے سے موصول ہونے والی کسی بھی معلومات کی بنیاد پر ملزم کو گرفتار نہیں کیا۔ ملزم کو بشن دیال کے ذریعے ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے کے وقت گرفتار کیا گیا تھا کیونکہ ملزم کو اس کے بیٹے بشن نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے کے وقت، اپیل کنندہ کے خون آلود کپڑوں اور ٹوکا، جس ہتھیار سے قتلِ عمد کیا گیا تھا، کے ساتھ تھانے میں پیش کیا تھا۔ تفتیشی افسر نے اس معاملے میں واضح طور پر بیان دیا ہے کہ مذکورہ بشن دیال نے مذکورہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کیا اور خون آلود کپڑے اور ہتھیار کے ساتھ اپنے والد کو حوالے کر دیا۔ اس طرح کے شواہد کے پیش نظر، اپیل کنندہ کو قتلِ عمد کے مذکورہ جرم کے لیے سزا سنانے میں کوئی دشواری نہیں ہے اور مقدمے کے حقائق میں، اس عدالت کی طرف سے کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے۔

ہم نے مسٹر نٹراجن، سینئر ایڈووکیٹ سے درخواست کی کہ وہ عدالتی معاون کے طور پر مدد کریں، اور ہم ان کی دی گئی قیمتی معاونت کے لیے دلی قدردانی کا اظہار کرتے ہیں۔ مسٹر نٹراجن نے ہمارے سامنے یہ مؤقف اختیار کیا کہ اگرچہ گواہ استغاثہ نمبر 1، بشن دیال، نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کروانے اور اس میں دیے گئے بیان دینے سے انکار کیا ہے، اور یہ بھی تسلیم نہیں کیا کہ اُس نے قتل کا واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا، لیکن اُس کے بیان میں ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں درج بیانات اور مجموعہ ضابطۂ فوجداری کی دفعہ 161 کے تحت دیے گئے بیانات کے ساتھ جو تضاد ہے، اُسے تحقیقاتی افسر (استغاثہ گواہ نمبر 3) نے اپنی گواہی میں واضح طور پر ثابت کر دیا ہے۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں اپنے بیان اور پولیس کے سامنے دیے گئے بیان میں تضاد کی حد تک بشمبھر کا بیان ٹھوس ثبوت بن گیا۔ مسٹر نٹراجن نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ اس طرح کے شواہد کے علاوہ تفتیشی افسر نے بھی اس معاملے میں بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ متوفی بشن دیال کے بیٹے نے ابتدائی اطلاعی رپورٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درج کرایا اور ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے کے وقت ملزم کو بھی پیش کیا اور ملزم کے خون آلود کپڑے اور جس ہتھیار سے قتلِ عمد کیا گیا تھا، وہ بھی مذکورہ بشن دیال کے ذریعے پولیس کے پاس جمع کرایا گیا تھا۔ جرح میں مذکورہ تفتیشی افسر کو کوئی تجویز نہیں ہے کہ اس کے پاس اس معاملے میں ملزم کے خلاف جھوٹی گواہی دینے کی کوئی وجہ تھی۔ متوفی کے بیٹے کے بیان سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ملزم متوفی کے ساتھ اس گھر میں رہتا تھا جہاں قتلِ عمد کیا گیا تھا اور مذکورہ گھر میں رہنے کے لیے کوئی اور نہیں تھا۔ تفتیشی افسر کے شواہد سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ قتلِ عمد کے مذکورہ واقعے کے فوراً بعد ملزم کو متوفی کے بیٹے نے پولیس اسٹیشن میں خون آلود کپڑے اور ٹوکا پیش کیا۔ مصلیاتی رپورٹ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مذکورہ کپڑوں اور ہتھیار میں انسانی خون موجود تھا۔ اس طرح کے شواہد، قتلِ عمد کے براہ راست شواہد کی عدم موجودگی میں بھی، استغاثہ کے مقدمے کو واضح طور پر شک سے بالاتر ثابت کرتے ہیں۔ اس کے مطابق، اپیل کنندہ کی اپنی بیوی کے قتلِ عمد کی اثباتِ جُرم کو برا یا غیر قانونی نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

مقدمے کے حقائق اور حالات اور مقدمے میں پیش کردہ شواہد اور فریقین کے فاضل وکیل اور فاضل عدالتی معاون مسٹر نٹراجن کی طرف سے پیش کردہ عرضیوں کو باریک بینی سے جائزے کے بعد، ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ گواہ استغاثہ 1 بشن دیال کے ذریعے ابتدائی اطلاعی رپورٹ درج کرنے کی حقیقت اور ملزم کو خون آلود کپڑوں کے ساتھ پیش کرنے کی حقیقت اور جس ٹوکے سے بشن دیال کے ذریعے قتلِ عمد کیا گیا تھا، تفتیشی افسر کے بیان سے واضح طور پر ثابت ہوا ہے۔ ہمیں مذکورہ بالا اثر کے لیے تفتیشی افسر کے ثبوت کو ضائع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔ ملزم کی جانب سے مذکورہ تفتیشی افسر کو کوئی تجویز نہیں دی گئی کہ اس کے پاس ملزم کے خلاف دشمنی کا کوئی موقع ہے جس کے لیے ملزم کے خلاف مذکورہ تفتیشی افسر کی طرف سے جھوٹے ثبوت بنانے کا امکان ہے۔ گواہ استغاثہ 1 بشن دیال نے اس اثر سے گواہی دی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تھانے گیا تھا۔ اگرچہ اس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ اس کے انگوٹھے کا نشان تھانے میں ایک کاغذ پر لیا گیا تھا لیکن اس کے اپنے بھائی کو گواہ صفائی کے طور پر جانچ کر کے اس طرح دلیل کی حمایت کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ متوفی کے بیٹے کے شواہد سے یہ بھی واضح طور پر ثابت ہوا ہے کہ ملزم مذکورہ گھر میں متوفی کے ساتھ رہتا تھا اور وہاں کوئی اور نہیں رہتا تھا۔ واقعے کے فوراً بعد، اپیل کنندہ کو اس کے خون آلود کپڑوں اور ٹوکے کے ساتھ تھانے میں پیش کیا گیا۔ مصلیات داں کی رپورٹ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مذکورہ کپڑوں اور ٹوکے میں انسانی خون موجود تھا۔ اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں دی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

جارہی ہے کہ واقعے کے فوراً بعد جب ملزم کو گرفتار کیا گیا تو اس کے کپڑوں پر خون کے داغ کیسے اور کن حالات میں تھے۔ واضح اور ٹھوس شواہد سے قائم ہونے والے حالات صرف اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ اپیل کنندہ تھا اور کسی اور نے مذکورہ قتلِ عمد کا ارتکاب نہیں کیا تھا۔ یہاں یہ اشارہ دینا مناسب ہو گا کہ توثیق ایک احتیاطی اصول ہے۔ کسی بیان کی جو شہادتی حیثیت قانوناً قابل قبول ہو، وہ محض اس وجہ سے ختم نہیں ہو جاتی کہ اس کی توثیق موجود نہیں ہے۔ تصدیق کی عدم موجودگی میں بھی، اس کے معیار کے لیے جمع کو محفوظ طریقے سے درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہو گی اگر تصدیق پر زیادہ زور دینے کی وجہ سے، کسی جرم کو غیر مصدقہ شواہد پر مناسب وزن نہ دے کر سزا دی جائے جب کہ اس طرح کے ثبوت بصورت دیگر قابل اعتماد ہوں۔ اس لیے ہمیں اپیل کنندہ کے خلاف اثباتِ جُرم اور سزا میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اور اسی کے مطابق اپیل خارج کر دی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ کو اس اپیل کے التوا کے دوران ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ سزا پوری کرنے کے لیے اسے فوری طور پر گرفتار کیا جانا چاہیے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document